

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ عورت کے سلسلے میں ہمارے یہاں عجیب و غریب قسم کے رسم و رواج ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایام عدت میں وہ کسی مرد سے بات نہیں کر سکتی اور نہ کوئی اس سے بات کر سکتا ہے اور نہ اس کے پاس آ سکتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض محروم مرد بھی اس کے پاس نہیں آ سکتے۔ ایام عدت میں وہ کسی مرد کی طرف ایک نظر بھی نہیں دیکھ سکتی اگر کسی پر نظر پڑ گئی تو اسے غسل کرنا پڑے گا۔ ایام عدت میں وہ چاند کو نہیں دیکھ سکتی اور نہ کھانا پکا سکتی ہے۔ جب اس کی عدت کی مدت ختم ہو جاتی ہے تو اسے سمندر کی طرف لے جایا جاتا ہے اس حالت میں کہ اس کی دونوں آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ اسی طرح کے متعدد رسم و رواج ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

زمانہ قدیم ہی سے مختلف مذاہب و ملل نے بیوہ عورت کے ساتھ مختلف سلوک کیا ہے۔ ان میں بعض وہ ہیں جو بیوہ عورت کو اس کے شوہر کے ساتھ ہی زندہ جلا دیا کرتے تھے۔ بعض نے بیوہ عورت کے لیے دوسری شادی کو تاحیات حرام قرار دے دیا۔ خواہ بیوہ عورت جوان ہی کیوں نہ ہو۔ عربوں نے بھی زمانہ جاہلیت میں بیواؤں کے ساتھ ظالمانہ سلوک روا رکھا تھا۔ چنانچہ ان کے نزدیک بیوہ عورت حق وراثت سے بالکل محروم ہوتی تھی۔ اس کی قسمت کا فیصلہ ان کے اولیاء اپنی مرضی سے کیا کرتے تھے۔ ان کی مرضی ہوتی تو دوبارہ اس کی شادی ہو جاتی ورنہ نہیں۔ بیوہ کی اپنی مرضی کوئی نہیں تھی۔ بیوہ خواہ کتنی ہی مالی مشکلات میں ہولپنے شوہر کی جائیداد میں سے ایک پیسے کی بھی حقدار نہیں تھی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ بیوہ کو حکم دیا جاتا تھا کہ مکمل ایک سال تک وہ کوئی لباس زیب تن نہ کرے بلکہ خراب سے خراب تر لباس استعمال کرے۔ مکمل ایک سال تک نہ خوشبو لگائے اور نہ کسی قسم کی سج دھج کرے اور سال مکمل ہونے کے بعد مختلف قسم کی بے معنی اور الٹی سیدھی حرکتیں اس سے کروائی جاتی تھیں۔

اس سارے خرافات اور ظلم و نا انصافی سے ہٹ کر اسلام کا سلوک بیوہ عورتوں کے ساتھ مکمل انصاف اور حق پر مبنی ہے۔ اسلام نے بیوہ عورتوں پر صرف تین چیزیں واجب کی ہیں:

1- عدت: یعنی شوہر کی وفات سے لے کر چار مہینے دس دن تک وہ کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی۔ اس مدت کے گزر جانے کے بعد وہ آزاد ہے چاہے تو شادی کرے اور چاہے تو نہ کرے۔ بیوہ اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت 1 بچے کی پیدائش تک ہے۔

مطلقہ عورت کے مقابلے میں بیوہ عورت کے عدت قدرے طویل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طلاق کے مقابلے میں شوہر کی وفات زیادہ تکلیف دہ اور باعث حزن و غم ہے۔ اس کیفیت سے نکلنے کے لیے اور نارمل ہونے کے لیے قدرے طویل مدت درکار ہوتی ہے۔

2- زینت و زیبائش سے پرہیز: عدت کی مدت تک بیوہ عورت ہر قسم کی سج دھج اور سامان زینت سے پرہیز کرے گی۔ یہ غم کے اظہار کا موقع ہے۔ غم کا اظہار اور سج دھج دو مختلف چیزیں ہیں۔ بیوہ عورت کا حق ہے کہ اپنے غم 2 کے اظہار کے لیے عدت کی مدت تک ہر قسم کی زیب و زینت کا استعمال ترک کر دے۔ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث ہے:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کا شوہر انتقال کر گیا ہے۔ میری بیٹی کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ اس نے دو تین دفعہ یہی سوال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ صرف چار مہینے دس دن کی بات ہے زمانہ جاہلیت میں تو عورتیں ایک سال تک ایسا کرتی تھیں۔

بخاری اور مسلم کی دوسری حدیث ہے:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن عورت کے لیے جائز نہیں کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے۔ سوائے اپنے شوہر کے۔ اپنے شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے گی۔

الوداود اور نسائی کی حدیث ہے:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت نہ رنگین کپڑے پہنے، نہ زیور استعمال کرے، نہ خضاب لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔

الوداود کی دوسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت کو عطر اور مہندی لگانے سے منع فرمایا ہے۔

3- تیسری چیز یہ ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد سے عدت کی مدت ختم ہونے تک بیوہ عورت اپنے شوہر کے گھر ہی میں رہے گی۔ روایت میں ہے 3

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فریبتہ بنت مالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور فرمایا کہ ان کے شوہر کو قتل کر دیا گیا ہے۔ کیا وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ سکتی ہیں کیوں کہ ان کے شوہر نے کوئی

